مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ صاحب اولو العزم خلیفۃ المسیح کی طبیعت پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے عمدہ حالت میں ہے ۔

سالانہ جلسہ کی کارروائی ۲۵ تاریخ بروز جمعہ شروع ہو جائیگی۔ احباب کو اس تاریخ سے پہلے قادیان میں پہنچ جانا چاہئے۔ صدوا عن سبیل اللہ کی کوشش کرنے والوں کی باتوں پر ہرگز کان نہ دھرنا چاہیئے۔ جلسہ کے دن احباب کو فائدہ پہنچانے کی خاطر ہی بڑھائے گئے ہیں۔ اس لئے ان سے ضرور مستفیض ہونا چاہیئے ۔

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک نہایت ضروری چٹھی اخبار میں شائع ہوتی ہے۔ اس کی تعمیل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے کیونکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت لکھی گئی ہے

تازہ خبریں

روما۔ ۱۶ دسمبر۔ کمانڈر ہولبروک نے "مسعودیہ" پر تارپیڈو پھینکنے میں جس اولو العزمی کا اظہار کیا۔ اس سے یہاں نہایت جوش پیدا ہوا ہے۔ اور امید ہے کہ اس کا عظیم اخلاقی اثر پڑے گا ۔

مالٹا۔ ۱۶ دسمبر۔ مسعودیہ پر حملہ کرنے کی غرض سے کمانڈر ہولبروک کو دردانیال کے نصف سے بھی زیادہ حصہ میں سے گذر کر جانا پڑا۔ تارپیڈو پھینکنے کے بعد اسے فوراً شناخت کر لیا گیا اور اس پر حملہ کیا گیا مگر وہ کامیابی کے ساتھ آبنائے کے دہانہ پر واپس پہنچ گیا ۔

لنڈن ۱۶۔ دسمبر۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ آج صبح سے بحیرہ شمالی میں جرمن جہازوں کی اہم نقل و حرکت وقوع میں آرہی ہے ۔

مقامات سکاربرو اور ہارٹل پول پر گولہ باری کی گئی ہے۔ (یہ دونوں مقامات انگلستان کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہیں سکاربرو ڈرہم کی کاؤنٹی میں اور ہارٹل پول یارک کی کاؤنٹی میں واقع ہے) ہمارے بحری دستوں نے دشمن کے جہازوں کو مختلف موقعوں پر مصروف پیکار کیا ہے۔ بحری معرکہ کی صورت نشوونما پا رہی ہے ۔

سکاربرو کا تار مظہر ہے کہ چار جرمن کروزروں نے آج صبح شہر پر گولہ باری کی ۔

لنڈن ۱۵۔ دسمبر۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ متحدہ سپاہ نے کل ہولی بیک۔ وائٹ شیٹ کے محاذ پر مشترکہ حملہ کیا اور جرمنوں کی متعدد خندقیں اور قیدی گرفتار کر لئے اور خاصی ترقی کی۔

لنڈن ۱۵۔ دسمبر۔ ایک برطانوی ہوا باز فلشنگ کے مقابل برسکنز میں اترا۔ بلجیم کے مختلف مقامات میں ۵ بم پھینکنے کے بعد اس کے پاس صرف ایک باقی رہ گیا تھا۔ اُسے ہالینڈ میں نظر بند رکھا جائیگا۔

لنڈن ۱۵۔ دسمبر۔ فیلڈ مارشل وان ڈرگولٹز نے ایک ملاقات کے

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

جنگ یورپ

ٹرکی ؛۔ خدیو مصر کے متعلق ارل کرومر لکھتے ہیں کہ اگر انہوں نے کوتہ اندیشی سے جرمنوں کے ساتھ سازو باز کرلی ہے تو ان کی یہ خود سرانہ کارروائی کسی قسم کی سیاسی اہمیت پیدا نہیں کر سکتی ۔ مصر میں ان کا ذاتی رسوخ بہت کم ہے اور ملک کے سیاسی مستقبل کا کچھ بھی حشر ہو۔ عباس علی اب مصر کے فرمانروا نہیں بن سکتے ۔ اس کے علاوہ ترکی اور مصر کا مصنوعی تعلق مصر کی اغراض کے لئے مدت سے مضرت رساں ثابت ہو رہا ہے ۔

لنڈن ۱۵۔ دسمبر ۔ برطانوی سپاہ نے مقام وائیٹ شیٹ کے مغرب میں ایک چھوٹے سے جنگل پر قبضہ کرلیا ۔ نہر ییزر کے کنارے پر اور ہوبی بیک کے مغرب میں ہم نے کل جن مقامات پر قبضہ کیا تھا وہ اب تک ہمارے ہاتھ میں ہیں ۔ اور دشمن کے جوابی حملے پسپا کئے گئے ۔ ارگون میں بھی ہم نے کسی قدر ترقی کی اور گذشتہ ایام کی ترقی کو جاری رکھا ۔ جرمنوں نے فاصلہ دراز سے مقام سینٹ لیونارڈ کے سٹیشن پر جو سینٹ ڈائی کے جنوب میں واقع ہے شدت سے گولہ باری کی ۔ الساس میں دشمن کے توپخانے نے اودھم مچا رکھی ہے ۔ ہم نے ہر جگہ اپنی سابقہ ترقی کو جاری رکھا ، بجز سٹین باک کے جہاں جرمنوں نے افھولز کی طرف سے حملہ کر کے قبضہ کرلیا ۔

لنڈن ۱۵ دسمبر ۔ مسٹر بوتر لائے نیشنٹ فرقہ کے ایک جلسہ میں پارلیمنٹری حلقوں کے چیئرمینوں اور ایجنٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی اپنے مقصد میں ناکام رہا ہے ۔ ہمارے سامنے ایک ہولناک جدوجہد ہے مگر آخری نتیجہ پردۂ راز میں پنہاں نہیں جرمنوں نے بتایا ہے کہ ہم تنزل کر رہے ہیں مگر ہماری بحری اور بری سپاہ نے برطانیہ کی شہرت کو نہایت خوبی اور عمدگی کے ساتھ قائم رکھا ہے ۔

لنڈن ۱۵ دسمبر ۔ برن (سوئٹزرلینڈ) کا تار مظہر ہے کہ جرمن اخبارات کے بیان کے مطابق مقام پیوٹرکوف کی جنگ میں پرنس اگسٹ وان ہتھسین ہالوگ کا بیٹا سخت مجروح ہوا ۔ اور روسی سپاہ کے ہاتھ گرفتار ہوا ۔

لنڈن ۱۴۔ دسمبر ۔ انگلستان کے محکمۂ جنگ نے فٹ بال کھیلنے والوں کی ایک پلٹن مرتب کرنے کی اجازت دے دی ہے ۔ جس میں ۱۲۵۰ ۔ آدمی شامل ہونگے ۔

پیرس ۱۶۔ دسمبر ۔ شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ فرانسیسی اور بلجیئی سپاہ نے نیوپورٹ سے نکل کر لومبرٹ زائیڈ سے سینٹ جارج کے موضع تک درختوں کی ایک لائن پر قبضہ کرلیا ہم نے ییرز کے جنوب میں کلینزل بیک کی سمت میں دشمن پر حملہ کیا اور ۵۰۰ میٹر آگے بڑھے ۔ الساس میں ہم ان بلندیوں پر قابض ہیں جہاں سے سٹین باخ پر زد پڑتی ہے ۔ دیگر مقامات میں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا ۔

لنڈن ۱۶۔ دسمبر ۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ متحدہ سپاہ کے ہوابازوں نے پھر مقام فری برگ پر گولے پھینکے ہیں ۔

لنڈن ۱۵۔ دسمبر ۔ متحدہ سپاہ کے ایک ہوا باز نے جرمن صفوں کے اوپر پرواز کرتے ہوئے دیکھا کہ بروجس کی ایک نہر میں جرمن آب دوز کشتی جنگی کارروائی کی مشق کر رہی تھی ۔

امسٹرڈم ۱۵۔ دسمبر ۔ سرکاری مراسلہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہمارے میمنہ کے پسپا ہو جانے سے فوجی حالت میں تغیر و تبدل کی ضرورت لاحق ہوئی ۔ بنا بریں بلغراد کو جنگ کئے بغیر خالی کر دیا گیا ۔ آسٹروی سپاہ کو طویل اور شدید لڑائیاں لڑنی پڑیں ۔ مگر سپاہ کی حالت قابل اطمینان ہے ۔

نیش (سرویا) ۱۶۔ دسمبر ۔ شاہ سرویا کو بلغراد کے دوبارہ فتح ہونے پر مبارکباد کے بے شمار تار موصول ہوئے ہیں آسٹروی سپاہ دریائے ڈینیوب اور دریائے سیو سے نہایت پریشانی اور بے ترتیبی کے ساتھ پسپا ہوئی ۔

لنڈن ۱۵۔ دسمبر ۔ آسٹروی سپاہ نے جب سرویوں کو پسپا ہونے پر مجبور کیا تو ان کے پاس سرویا میں ۷ فوجی ڈویژن تھے ۔ اور جب روسیوں نے ہنگری پر حملہ کیا تو ان میں سے تین واپس بلا لئے گئے ۔ اس پر سرویوں نے فوراً جارحانہ کارروائی شروع کر دی ۔ اور ایسی فتح حاصل کی جسے آسٹروی اپنے حق میں ہولناک مصیبت خیال کرتے ہیں ۔ نہ صرف اس وجہ سے کہ انہیں شدید نقصان اٹھانا پڑا بلکہ اس لئے کہ سرویوں کی اس فتح نے آسٹرویوں کو دنیا کی نظروں میں ذلیل بنا دیا ہے ۔ بوڈاپسٹ کے اخبارات جرمنوں کو بدیں وجہ بُرا بھلا کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے خود غرضی سے کام لیکر آسٹروی سپاہ کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا ۔

پیٹروگراڈ ۱۶ دسمبر ۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ملاوا کے علاقہ میں ہماری جارحانہ کارروائی کامیابی کے ساتھ جاری ہے ۔ دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر دشمن کی عظیم جمعیتیں فراہم ہو رہی ہیں اور دریا کے قریب ایلوف کے نواح میں کئی نئے دستے دیکھے گئے ۔ بیرکی میں سے لودیوز اور دریائے وسچولا کے درمیان اور دریائے بزورا کے مغربی کنارے پر شدید لڑائی جاری ہے ۔ اور طرفین کی فوجیں کبھی ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتی ہیں اور کبھی مدافعت کرتی ہیں ہم نے کسی قدر ترقی کی ہے ۔

مغربی گلیشیہ میں خونریز جنگ کے آثار

دیگر مقامات میں جنگ کا زور کم رہا ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ زنسٹوچوا اور کراکو کے ابین غنیم کی حالت کمزور ہو رہی ہے ۔ اس علاقہ میں جسقدر جرمن سپاہ موجود تھی وہ ریل کے ذریعہ سے کوہ کارپیتھین کے دروں کی طرف نقل و حرکت کر رہی ہے ۔ مغربی گلیشیہ میں جنگی حالت نشوونما پا رہی ہے

ونگٹن ۱۵۔ دسمبر ۔ کھالوں اور بھیڑ وغیرہ کے چمڑوں کی برآمد ان مقامات کے سوا باقی سب مقامات کو بند کر دیگئی ہے جو سلطنت برطانیہ اور حلیف سلطنتوں میں واقع ہیں ۔

آسٹروی تباہ کن کشتیوں کی غرقابی ۔ آسٹریا کی تباہ کن کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئی ہیں ۔

تاوان جنگ کا مطالبہ ۔ پیرس ۱۵۔ دسمبر ۔ گورنمنٹ بلجیم کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے بلجیم کی پراونشل کونسلوں کو حکم دیا ہے کہ ۱۷۔ دسمبر کو اپنے اپنے اجلاس منعقد کر کے قریباً ۱/۲ ۱ کرور پونڈ تاوان جنگ کی ادائگی کا انتظام کریں ۔

جرمنی میں تانبے کی ضرورت ۔ لنڈن ۱۵۔ دسمبر ۔ برن (پایہ تخت سوئٹزرلینڈ) کا برقی پیغام مظہر ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے تانبے کی قیمت بدرجۂ اغلب ایک سو پونڈ فی ٹن مقرر کی ہے جو لنڈن کی موجودہ قیمت سے قریباً دوچند ہے

صلح کے لئے سالم دن رات دعا مانگنے کی کارروائی لنڈن کے گرجہ سینٹ پال میں ۱۶ دسمبر کو ۸ بجے صبح سے شروع ہوئی ۔

بصرہ کو اب ہندوستان سے پرائیویٹ تار معمولی شرح پر بھیجے جا سکتے ہیں

ہندوستان

بحری شفاخانہ کے لئے امداد ۔ ہز ہائینس مہاراجہ کپورتھلہ و مہارانی ٹراونکور راجہ صاحب کوچین نے بھی بحری شفاخانہ کی امداد میں چندہ دیا ہے ۔

ولایتی ڈاک کی آمد ۔ بمبئی سے خبر آئی ہے کہ ۲۸۔ دسمبر کی ڈاک کا جہاز وہاں ہفتہ کی دوپہر کو یعنی ۳۰ گھنٹہ دیر کر کے پہنچیگا ۔

شیر پنجاب لاہور کے مالک نے ایکہزار روپیہ کی ضمانت اور پرچہ اخبار مورخہ ۲۲ اکتوبر کی ضبطی کے برخلاف چیفکورٹ میں اپیل کی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - مورخہ ۲۰ - دسمبر سنہ ۱۴ء

دیارِ محبوب

مجھے اپنے احباب کے اس جذبۂ شوق کا پورا پورا احترام ہے جو انہیں قادیان کے ذرہ ذرہ سے ہے۔ لیکن اس کو چونکہ نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے میں کچھ مختصر سی عرض کرنی چاہتا ہوں۔

ہر ایک احمدی اس بات سے آگاہ ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی تقریب اس خدا تعالےٰ کے برگزیدہ انسان کی یادگار ہے جس نے مردہ اسلام میں روح ڈالی۔ جس نے مردوں کو زندہ کیا۔ اور جس نے دم عیسیٰ سے بیجانوں میں جان ڈالدی تھی۔ اور یہ جلسے کے دن ہر سال اس لئے قادیان کی بابرکت زمین پر طلوع کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی عظمت اور شوکت کو یاد دلائیں۔ اور بتائیں کہ چھوٹی سی بستی جو کسی قسم کی شہرت اور ناموری نہیں رکھتی تھی۔ تمام دنیا میں مشہور ہو گئی ہے۔ اور اس کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس انسان کی یہ جائے پیدائش ہے۔ جس نے گمنامی میں پیدا ہو کر سارے جہان میں نام حاصل کر لیا۔ یہ اس خدا کے برگزیدہ کی جائے سکونت ہے۔ جس نے اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچا لیا۔ اور یہ خدا کے اس حبیب کی جائے ولادت ہے جس کے انتظار میں بڑے بڑے اولیاء اللہ حسرت اور افسوس کے آنسو بہاتے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے اس احسان اور فضل کا شکر بجا لانے کی ہماری زبانوں کو طاقت نہیں ہے جو اس نے اپنے مسیح کو ہم میں بھیجکر ہم پر کیا۔ اور ہمیں یہ موقعہ دیا۔ کہ گو حضرت مسیح موعود اپنے مولا سے جا ملے ہیں۔ لیکن ہم ان کے نشانات کو سال میں ایک دفعہ دیکھ کر اپنے ایمان کو ترقی دے لیتے ہیں۔ ہم نے کیا کیا تھا۔ اور ہم میں کیا خصوصیت تھی۔ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یہ فضل ہم پر کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ اس نے اپنی بندہ نوازی اور رحم سے ایسا کیا۔ اور ہمیں وہ کان دیئے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی باتوں کو سنا۔ ہمیں وہ دل دیا جس نے خدا کے نبی کی باتوں کو اپنے اندر جگہ دی۔ اور ہمیں وہ آنکھیں دیں۔ جو اس برگزیدہ خدا اور اس کی قائم کردہ یادگاروں کے دیکھنے کے قابل ہوئیں۔ یہ سب اسکا فضل اور رحم ہی ہے۔ ورنہ کیا دنیا میں اسوقت ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جنہوں نے خدا کے مسیح کا باوجود بار بار سمجھانے اور بتانے کے انکار کیا۔ کیا دنیا اسوقت ایسے لوگوں سے خالی ہو گئی ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا انکار ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ بدزبانی اور بدکرداری سے بھی پیش آئے۔ کیا دنیا میں ایسے لوگ آباد نہیں ہیں۔ جن کے دل تو خدا کے مسیح کو مانتے ہیں لیکن ان کی زبانیں اقرار کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔ اور کیا دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی ہے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود سے نیاز حاصل کرنے کا موقعہ اور توفیق ہی نہیں ملی۔ اس قسم کے سب لوگ اسی صفحہ عالم پر موجود ہیں۔ پھر کسقدر شکر اور حمد کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہم احمدیوں کو وہ کچھ عطا کیا ہے۔ جو اور کسی کے پاس نہیں ہے۔ اور اس نے ہمیں وہ کچھ بخشا ہے۔ جس سے اور لوگ تہی دست ہیں۔ ایسی بیش بہا مال و متاع رکھتے ہوئے کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اپنے مولا کے حضور عجز اور انکساری سے گر جائیں۔ اور اپنی جانوں کو اپنے مال و دولت کو اپنے اہل و عیال کو اور اپنی ہر قسم کی محبوبات اور مرغوبات کو اس کے لئے۔ اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے اور اس کے مسیح موعود کے لئے اسی کے سپرد کر دیں۔ سالانہ جلسہ کی تقریب پر قادیان آنیوالوں کو اپنے مالوں کی۔ وقت کی آرام و آسائش کی کچھ نہ کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن جو مفاد انہیں جلسہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا اندازہ بھی وہی اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے مسیح کے نشانات کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ ان کے لئے جلسہ پر آنیوالا ہر ایک شخص حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہوتا ہے۔ وہ ان نشانوں کو دیکھتے اور اپنے مولا کا شکریہ بجا لاتے ہوئے اس کے حضور گر جاتے ہیں۔

زمین قادیان اب محترم ہے۔ کے ثبوت کے لئے ان کے پیش نظر ہجوم خلق سے ارض حرم ہے کا نظارہ ہوتا ہے وہ ان گلیوں اور رستوں پر چلتے پھرتے ہیں جن پر ان کا مسیح چلا کرتا تھا۔ وہ ان مکانوں اور صحنوں میں بیٹھتے اور رہتے ہیں۔ جن میں خدا کا مسیح بیٹھا کرتا تھا۔ وہ ان مساجد میں اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں جن کی محرابوں کو حضرت مسیح موعود کی جبین بوسی کا شرف حاصل رہ چکا ہے۔ اور وہ اپنے اس امام کی اقتدا میں نمازوں کے پڑھنے کا لطف اٹھاتے ہیں جو حضرت مسیح کی بجائے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

کیا یہ باتیں کسی اور جگہ میسر آ سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اور قطعاً نہیں آج اگر کوئی اپنی دولت کے گھمنڈ میں چاہتا ہے۔ کہ خدائی سلسلہ کا مدمقابل بن کر کسی اور جگہ جلسہ کرے۔ اور قادیان کی رونق کو ضعف پہنچائے۔ تو وہ یاد رکھے۔ کہ یہ ممکن ہے کہ وہ سامان تنعم کو کثرت سے مہیا کر لے۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ اس سامان سے فائدہ اٹھانے والوں کی کثرت بھی ہو جائے۔ لیکن وہ ان مضطرب آنکھوں اور دلوں کے لئے کیا مہیا کریگا۔ جن کو قادیان میں جن چیزوں سے قرار اور سکون آتا ہے۔ وہ کسی اور جگہ نہیں مل سکتیں۔ اور نہ اور جگہ مہیا کی جا سکتی ہیں وہ تو قادیان میں ہی ملیں گی۔ پس اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود سے رابطہ اور تعلق رکھنے والے ان فوائد اور منافع کو حاصل کرنے کے لئے جو آپ نے قادیان میں جلسہ کی ابتداء فرما کر قوم کے لئے تجویز فرمائے ہیں ان کو کسی اور جگہ تلاش کرنے کے لئے نہیں جا سکتے۔ اور وہ جائیں بھی تو کیوں جائیں۔ کیا انہیں کسی اور جگہ وہ کچھ مل سکتا ہے۔ ہرگز نہیں کسی شہر کے بازاروں کے مقابلہ میں قادیان کی گلیاں ایک سیر و تفریح کرنے والے کے نزدیک بے رونق ہوں تو ہوں۔ لیکن ایک عاشق مسیح کے لئے کوئی بہت سجا سجایا بازار بھی ان گلیوں سے زیادہ قدر و قیمت نہیں رکھ سکتا۔ جنکو خدا کے نبی کی پابوسی کا مرتبہ حاصل رہا ہو۔ کسی شہر کے عالیشان محل اور بڑے اعلیٰ پیمانہ کے باغ باغیچے ان کے مقابلہ میں قادیان کے غریبانہ مکانات اور زمینیں ایک ظاہر بین انسان کے لئے کوئی دلچسپی کا سامان پیدا نہیں کر سکتیں۔ . . . .

لیکن حضرت مسیح موعود کی غلامی کا دم بھرنے والا کہاں یہ گوارا کر سکتا ہے کہ اس کی وہ آنکھیں جو پورے ایک سال کے انتظار کی زحمت برداشت کر چکی ہیں۔ اور جو پچھلے سال اپنی بہت سی آرزوؤں کو اس امید پر ساتھ لیتا گیا تھا۔ کہ انشاء اللہ اگلے سال پھر یہاں آ کر پوری کر لیں گے۔ اسے کوئی روک قادیان آنے سے روک دے۔ ایسے لوگ قادیان ہی آئیں گے۔ اور ضرور آئیں گے۔ لیکن اسدفعہ کا ان کا آنا ان کے لئے خاص طور پر ثواب اور اجر کا باعث ہوگا۔ کیونکہ پہلے جسقدر بھی جلسے ہوئے ہیں ان سے باز رکھنے کی ان کے لئے کوئی خفیف سے خفیف کوشش بھی نہیں کی گئی۔ لیکن اس دفعہ جب کہ وہ حاسدوں کی کوششوں اور آرزوؤں کو پامال کرتے ہوئے اپنے مسیح کے آستانہ پر پہنچ جائیں گے۔ تو پہلے کی نسبت انہیں زیادہ ثواب حاصل ہوگا مبارک ہے وہ انسان جو اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے جو کہ ازدیاد ثواب کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مہیا کیا ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ

تصدیق المسیح

مسیح کی دوبارہ آمد از روئے اناجیل

ہمارا دعوٰے ہے کہ کتب الہامیہ میں جہاں کسی کی دوبارہ آمد کا وعدہ ہو تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ بروزی رنگ میں آئے گا۔ کیونکہ مردے اس دنیا میں دوبارہ اسی جسم کے ساتھ نہیں آتے پس دوبارہ آنے کے یہ معنے ہیں کہ ایک شخص اسکی خو بو لیکر اسی کی روح و قوت میں آئیگا چنانچہ ملاکی نبی کی کتاب میں دو پیشگوئیاں بایں الفاظ درج ہیں۔

ملاکی باب ۳ درس ۱۔ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا۔ اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا۔ اور وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئیگا اور وہ یقیناً آئیگا الخ پھر باب ۴ درس ۵ پڑھو۔ دیکھو خداوند کے بزرگ و ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں الیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا۔ اور وہ باپ دادوں کے دلوں کو بیٹوں کی طرف اور بیٹوں کے دلوں کو انکے باپ دادوں کی طرف مائل کردیگا۔

اب ان پیشگوئیوں کو جو پرانے عہد نامہ میں ہیں جدید میں تلاش کرتے ہیں۔ آؤ پہلے متی باب ۱۱ درس سے پڑھنا شروع کرو۔ یسوع یوحنا کی بابت جماعتوں سے کہنے لگا × × × × × پھر تم کیا دیکھنے کو گئے کیا ایک نبی ہاں میں تم سے کہتا ہوں۔ بلکہ نبی سے بڑا۔ کیونکہ یہ وہ ہے جس کی بابت لکھا ہے۔ کہ دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیرے آگے تیری راہ درست کریگا۔ (ان خط کشیدہ الفاظ کو پیشگوئی ملاکی باب ۳ درس ۱ سے ملاؤ اور غور کرو) میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ ان میں سے جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسمہ دینے والوں سے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا × × × × × × × × سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک۔ آگے کی خبر دی اور۔ الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کسی کے کان سننے کے ہوں سنے۔ دیکھئے کیا صاف فیصلہ ہے (اسکو ملاکی پیشگوئی سے ملا کر پڑھو) اب متی باب ۱۷ درس ۱۰ سے پڑھنا شروع کرو۔

اور اسکے شاگردوں نے اس سے پوچھا پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ پہلے الیاس کا آنا ضرور ہے (اس سے صاف ثابت ہے کہ ملاکی کی پیشگوئی کے ظہور کا سب کو انتظار تھا) یسوع نے انہیں جواب دیا کہ الیاس البتہ پہلے آئیگا۔ اور سب چیزوں کا بندوبست کریگا (یعنی یہ بات ٹھیک ہے کہ الیاس پہلے آئیگا) لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا۔ لیکن انہوں نے اسکو نہیں پہچانا۔ بلکہ جو چاہا اسکے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان سے دکھ اٹھائیگا تب شاگردوں نے سمجھا کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا (کہ وہی الیاس ہے) انجیل مرقس باب ۹ درس ۱۱ سے ۱۳ تک بھی یہی مضمون ہے کہ پھر انہوں نے اس سے کہا اور پوچھا فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ پہلے الیاس کا آنا ضرور ہے۔ اس نے جواب میں انہیں کہا الیاس تو پہلے آتا ہے اور سب کچھ بحال کرتا ہے × × × × × × لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا ہے اور جیسا کہ اسکے حق میں لکھا گیا تھا۔ انہوں نے جو کچھ چاہا اسکے ساتھ کیا۔ یہ وہی یوحنا ہے جسکی بابت پہلے ہی ذکریا کو خبر دی گئی تھی۔ انجیل لوقا باب ۱ درس ۱۳ فرشتے نے اسے کہا اے ذکریا مت ڈر کہ تیری دعا سنی گئی اور تیری جورو الیسبات تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی۔ تو اس کا نام یوحنا رکھنا × × × اور بہتیرے اسکی پیدائش سے خوش ہونگے کیونکہ وہ خدا کے حضور بزرگ ہوگا۔ اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو انکے خداوند خدا کی طرف پھیریگا اور وہ اس کے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلے گا۔ کہ باپ دادوں کے دلوں کو لڑکوں کی طرف اور نافرمانبرداروں کو راستبازوں کی دانائی کیطرف پھیر کے خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے (خط کشیدہ الفاظ کو پیشگوئی ملاکی باب ۴ درس ۵ سے ملا کر پڑھو) پس ثابت ہوا کہ الیاہ کے نزول کی پیشگوئی یوحنا میں بروز سے پوری ہوئی۔ کہ اسکی روح و قوت میں آیا۔

باقی رہی یہ بات کہ یوحنا نے الیاس ہونے سے کیوں انکار کیا جیسا کہ یوحنا باب ۱ درس ۱۹-۲۳ سے پایا جاتا ہے کہ "تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں" سو اسکا جواب یہ ہے کہ یوحنا نے یہ سمجھانے کے لئے انکار کیا کہ "میں اصلی الیاس نہیں ہوں"۔ ہاں بروزی رنگ میں ہوں چنانچہ اسکو اصل الفاظ میں ظاہر کیا کہ۔ اس نے کہا۔ میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا۔ بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ "تم خداوند کی راہ کو درست کرو" آؤ اب یسعیاہ نبی کی پیشگوئی پڑھیں وہاں لکھا ہے (۴۰ باب درس ۳ یسعیاہ) بیابان میں ایک منادی کرنے والے کی آواز تم خداوند کی راہ درست کرو۔ صحرا میں ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ طیار کرو (خط کشیدہ الفاظ کو جب ملاکی کی پیشگوئی میرے آگے میری راہ کو درست کریگا سے ملا کر پڑھیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے کہ جو عیسٰے سے پہلے آنیوالا ہے چنانچہ خود یوحنا بھی یہی کہتا ہے۔ کہ میں بھی اس سے پہلے آنیوالا ہوں جیسا کہ:۔

یوحنا باب ۱ درس ۱۵-۱۷ میں لکھا ہے۔ یوحنا نے اس کی بابت گواہی دی اور پکار کے کہا۔ یہ وہی ہے جس کا ذکر میں کرتا تھا۔ وہ جو میرے پیچھے آنے والا ہے (یعنی میں اس سے پہلے آنیوالا ہوں) اب غور کیجئے کہ یسوع مسیح سے پہلے اس کی خبر دینے والے کا آنا ضروری ہے اور یوحنا کا اقرار ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور دوسری پیشگوئی سے ثابت ہے کہ آنے والا الیاہ تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم یوحنا ہی کو ایلیا نہ کہیں۔ ہاں اس نے یہ سمجھانے کے لئے کہ کوئی شخص واپس دنیا میں نہیں آیا کرتا۔ اگر وعدہ ہو تو بروز کے رنگ میں پورا ہوتا ہے۔ اپنے تئیں اسکی آواز سے مشابہت دی یعنی میں اس کی خو بو طبیعت پر ہوں۔ پس ان دونوں باتوں میں کوئی تناقض نہیں۔ اور نہ یہاں سے تحریف کا ثبوت مل سکتا ہے۔ نیز ممکن ہے کہ یوحنا کو اس مسئلہ سے ابھی آگاہی نہ ہو۔ اور یسوع مسیح نے اس کا فیصلہ جب کیا ہو۔ تو سب آگاہ ہوئے ہوں *

ایمان بالرسل

ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصٰرٰی والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحاً فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (سورہ بقر رکوع ۸)

ہمارے اکثر آزادی پسند مسلمان دوست باوجود اس کے کہ قرآن کریم کے حرف حرف کو صحیح اور منجانب اللہ مانتے ہیں - اور نبیوں اور رسولوں کی بعثت کا بھی اقرار کرتے ہیں - پھر بھی اپنی آزادروی سے مجبور ہو کر قرآن کریم ہی کی آیت مندرجہ عنوان سے نجات کے لئے ایمان بالرسل کی عدم ضرورت پر نہایت دلیری سے استدلال کرتے ہیں - اور نبوت و رسالت کے جوئے کا اپنی گردنوں پر مضبوطی سے رکھا جانا پسند نہیں کرتے ٭

ان کا استدلال یہ ہے کہ آیۃ مندرجہ عنوان - سے صاف ظاہر ہے کہ ہر طرح کے خوف وحزن سے مامون ہو جانے کے لئے یا بالفاظ دیگر کامل نجات کے لئے صرف (۱) خدا کے یقین - (۲) آخرت کے یقین اور (۳) اعمال نیک کی ضرورت ہے اور اس آیت میں چونکہ قرآن مجید پر یقین کا کوئی ذکر نہیں - اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر یا عیسیٰ اور موسیٰ یا کسی نبی پر یقین کا اشارہ ہی موجود ہے - اس لئے نجات کے لئے کسی کتاب یا کسی رسول پر ایمان لانا ضروری نہیں ہو سکتا ٭

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے وہ دوست جو قرآن کریم کو مانکر بھی انکار رسل پر تلے ہوئے ہیں ان کے دلائل کا سرمایۂ ناز اسی آیت کا غلط استدلال ہے اور اسی سے انکو سخت ٹھوکر لگی ہے اور رسولوں کے کفر وانکار کو ایک خفیف امر سمجھ بیٹھے ہیں - اس لئے ہم اس آیت کے متعلق ایک سیر کن بحث کرنی چاہتے ہیں - اور امیدوار ہیں کہ ہمارے دوست ٹھنڈے دل سے غور کرینگے ٭

میرے دوستو! جب تم قرآن کریم کو منجانب اللہ اور اس کے حرف حرف کو صحیح مان چکے ہو تو فیصلہ کی صورت نہایت ہی آسان ہے - اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر تم قرآن کریم پر ایک عام نظر ڈالو گے تو بہت جلد اس نتیجہ پر پہنچو گے - کہ نجات کے لئے جو تم نے عدم ضرورت ایمان بالرسل کا مسئلہ ایجاد کیا ہے وہ ہرگز صحیح نہیں ہے ٭

حقیقت یہ ہے کہ تم نے قرآن مجید اور احادیث کے طرز بیان سے ناواقف ہونے کے باعث آیت مذکورہ میں ایمان بالرسل کے صراحتاً مذکور نہ ہونے سے اس کی عدم ضرورت پر استدلال کیا ہے - ورنہ قرآن مجید اور احادیث میں کثرت کے ساتھ ایسے مقامات پائے جاتے ہیں - جن میں ایک حکم میں ایک امر کا ذکر نہیں کیا - اور دوسرے مقام میں اس کی ضرورت کی تصریح کر دی - مثلاً اسی نجات کے مسئلہ میں یہاں پر تو کم از کم ایمان باللہ کے علاوہ ایمان بالیوم الآخرۃ کا تو بیان موجود ہے پر بہت سے ایسے مقامات بھی ہیں جہاں پر فقط ایمان باللہ بلا ایمان بالیوم الآخر بلکہ ربنا اللہ کہنے پر یا صرف کسی خاص نیکی کے کرنے ہی سے بلا شرط ایمان باللہ وغیرہ کے نجات کیا اس سے بھی زائد کا وعدہ پایا جاتا ہے - چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ○ نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ج ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون ○ (سورہ حٰم السجدہ رکوع ۴)

ترجمہ - بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے پھر (اسی عقیدے پر) جمے رہے - ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ نہ اندیشہ کرو - نہ رنج وملال کرو - اور خوشخبری لو جنت کی - جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا - ہم تمہارے دنیا میں بھی رفیق ہیں اور آخرۃ میں بھی - اور جنت میں تمہارے لئے موجود ہو گا جو تمہارا جی چاہے گا اور جس چیز کی تم طلب کرو گے ٭

اس آیت میں نجات سے بھی زائد کا وعدہ ہے - اور ایمان بالیوم الآخر کی شرط کا نام ونشان بھی نہیں بلکہ ثم استقاموا کے اگر یہی ظاہری معنے لئے جائیں - جو کہ اور امور سے قطع کر کے نفس لفظ سے مفہوم ہوتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ربنا اللہ کہہ کر پھر کبھی اس کے خلاف نہیں کہتے بلکہ مرتے دم تک اسی قول پر قائم رہتے ہیں جیسا کہ ایمان کی نسبت اور مقامات پر بھی ایسا بیان کیا گیا ہے - تو پھر بجز ربنا اللہ کہنے کے دوسرا کوئی امر باقی نہیں رہتا - پھر دوسرے مقام پر فرماتا ہے :-

(۲) ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○ (سورہ احقاف رکوع ۲)

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر (اسی عقیدے پر) جمے رہے تو نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف طاری ہو گا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہونگے ٭

اس آیۃ کریمہ میں بھی ایمان بالیوم الآخر کا ذکر نہیں ہے اور عمل صالح ہی کا صراحتاً بیان ہے - اور نجات کا وعدہ بھی انہیں الفاظ میں ہے کہ جن الفاظ میں آیۃ زیر بحث میں وعدہ ہے - پس ہمارے دوستوں کی طرز استدلال کے مطابق تو ان آیات سے یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ نجات کے لئے ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے - پھر ایک مقام پر فرماتا ہے کہ :-

(۳) ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یدخلہ جنٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً ط (سورہ الطلاق رکوع ۲)

ترجمہ :- اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے - اور نیک عمل کرے خدا اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہ رہی ہوں گی - اور وہ ان میں سدا کو اور ہمیشہ ہمیشہ رہینگے

میرے آزاد دوستوں کے مانے ہوئے شرائط نجات آخرت میں سے نمبر (۱) ایمان باللہ و نمبر (۳) عمل صالح کا تو اس آیت میں ذکر ہے مگر نمبر (۲) ایمان بالیوم الآخر کا اس میں بھی پتہ نہیں - پس انہیں کی استدلال کے مطابق نجات کے لئے ایمان بالیوم الآخر کی شرط قائم نہیں رہنی چاہیئے - پھر ایک مقام پر فرماتا ہے :-

(۴) الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سراً وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ج ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○ (سورہ بقر رکوع ۳۸)

ترجمہ :- جو لوگ رات اور دن چھپے اور ظاہر اپنے مال خرچ کرتے ہیں تو ان کا ثواب اُن کے پروردگار کے ہاں ان کو ملے گا - اور ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف طاری ہو گا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہونگے ٭

میرے دوستو! اس آیت میں تو تمہارے مانے ہوئے شرائط نجات میں سے نمبر ۱ و ۲ ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کا کہیں اشارہ تک نہیں ہے - اور نمبر ۳ بھی نامکمل ہے - کیونکہ یہاں تو صرف ایک ہی نیکی سے بیڑا پار ہے - ساری نیکیوں کے بجا لانے کی بھی کوئی ضرورت وحاجت باقی نہیں رہتی ٭

میرے دوستو! جس طرح تم نے آیت مندرجہ عنوان

عدم ذکر ایمان بالرسل سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ نجات آخرت کے لئے کسی رسول پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح ان آیتوں سے یہ بھی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ نجات کے لئے (۱) خدا پر (۲) یوم آخرۃ پر ایمان لانا۔ اور کل اعمال صالحہ کا بجالانا کچھ ضرور نہیں۔ صرف ایک عمل صالح یعنے خیرات کرتے رہنا ہی نجات کے لئے کافی ہے چاہے خدا پر اور روز آخرت پر ایمان بھی ہو۔ یا صرف خدا پر ایمان ہو اور عمل صالح بجا لاوے۔ تو بھی نجات لازمی ہے۔ چاہے یوم آخرت پر ایمان نہ ہو صرف مگر صرف ربنا اللہ کہتا ہو تو نجات پاس رکھی ہے ٭

اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک مقام تفصیل ہی کا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض تفصیل کے ہوتے ہیں اور بعض اجمال کے۔ پس تفصیل کے مقام پر تفصیل کی جاتی ہے۔ اور اجمال کے موقعہ پر بعض باتوں کی تصریح نہ ہونے سے آج کے دن تک کسی نے ان اشیاء کی نفی نہیں کی۔ جو کہ تفصیل کے مقام پر مذکور ہوتی ہیں ٭

ہاں یہ مطالبہ ضرور صحیح ہوگا کہ وہ آیت دکھلاؤ۔ جس میں تفصیل کی گئی ہو۔ کہ نجات کے لئے ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب ضروری اور لازمی ہیں۔ تو میرے دوستو! اس کے لئے تو قرآن کریم کا صفحہ صفحہ ہدایات سے پُر ہے۔ مگر میں چند بیّن آیتیں تمہاری توجہ کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں :-

مگر قبل اس کے کہ میں وہ آیتیں نقل کروں میں تم پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تم غور کرو گے تو تم کو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا کے لوگوں کی تقسیم بنظر ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کے چار ہی قسم میں ہو سکتی ہے۔ ایک وہ گروہ جو خدا اور رسول کسی کو نہیں مانتے۔ دوسرے وہ جو خدا کو تو مانتے ہیں مگر رسولوں پر ایمان نہیں لاتے۔ تیسرے وہ جو خدا کو تو مانتے ہی ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ بعض پیغمبروں کو بھی مانتے ہیں۔ مگر بعض پیغمبروں کا انکار کرتے ہیں۔ چوتھے وہ جو خدا پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور سارے رسولوں پر بھی۔ بقول ہادیٔنا۔ قسم اوّل کے لوگ نجات کے مستحق نہیں ہیں اور قسم چہارم کے لوگ بشرط ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ نجات کے مستحق ہیں۔ یہاں تک تو ہم میں اور تم میں اتفاق ہے۔ اگر اختلاف ہے تو یہ ہے کہ دوسری اور تیسری قسم کے لوگوں کو تم قسم چہارم میں شامل کرتے ہو اور میں قسم اول میں۔ اب دیکھو کہ قرآن کریم کس کی تائید کرتا ہے

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

بعثتِ ثانی

ایک وہ دن تھا کہ ہم میں یہاں کوئی نہ تھا
ہم تو کیا ہوتے مسیحائے زماں کوئی نہ تھا

پھر رہے تھے اہلِ دنیا بے قرار و مضطرب
یعنی ان کے واسطے آرامِ جاں کوئی نہ تھا

تھے بہت اجساد دنیا میں مگر روحیں تھیں
یہ جہاں موجود تھا جانِ جہاں کوئی نہ تھا

تھے بہت گاؤں مگر اللہ والوں کے نہ تھے
یہ زمیں تھی لیکن اس پر آسماں کوئی نہ تھا

ریگ اُڑتی تھی بیاباں میں سفر دشوار تھا
ناقۂ دینِ خدا کا سارباں کوئی نہ تھا

زیب و زینت سے معرّا اک محل موجود تھا
میہماں تھے سینکڑوں پر میزباں کوئی نہ تھا

حلق تک سارے علوم مذہبی کا تھا اثر
تھے بہت قرآن خواں قرآن داں کوئی نہ تھا

سینکڑوں عالم مگر علمِ الٰہی سے تہی
بیسیوں فاضل مگر صاحبِ قرآں کوئی نہ تھا

بادۂ صافی طلب کرتے تھے میکش قوم کے
تھی بہت اونچی دکاں۔ پیرِ مغاں کوئی نہ تھا

چشمۂ فاران پر اعدائے دیں کا زور تھا
بے کس و بے بس مسلماں۔ پاسباں کوئی نہ تھا

ایک چلّو کے لئے ترسا کئے تڑپا کئے
پیاس کیا بجھتی کہ ساقی ہی وہاں کوئی نہ تھا

یک بیک رحمت خدا کی آگئی جب جوش میں
دیکھتے کیا ہیں کہ زحمت کا سماں کوئی نہ تھا

بوستانِ احمدِ مختار میں آئی بہار
اک ہوا ایسی چلی دورِ خزاں کوئی نہ تھا

مدرسہ جاری ہُوا توحید کے اسباق کا
پاس سب ہوتے گئے بے امتحاں کوئی نہ تھا

جب دکھائی چہرۂ محبوب نے اپنی جھلک
حسن مطلق رہ گیا حسنِ بتاں کوئی نہ تھا

عاشقوں کو انتظارِ جلوۂ محمود تھا
قدرتِ ثانی کے تجلی میں نشاں کوئی نہ تھا

وقت آپہنچا کہ ظاہر ہو وہ رحمت کا نشان
اُمّتِ احمدؐ کا چونکہ نگہباں کوئی نہ تھا

دوستوں نے جو دکھایا رنگِ اخلاص و وفا
مجھ کو "سچی بات ہے" اس کا گماں کوئی نہ تھا

کشورِ دل بیچ دیتے اک نگاہِ ناز پر
تو منافع ہی منافع تھا زیاں کوئی نہ تھا

یوں تو دنیا میں بہت گذرے ہیں عُشّاقِ زمن
لیکن اُن میں اکملِ شیوا بیاں کوئی نہ تھا

اعلان بیعت

میاں احمد الدین صاحب متعلم سیکنڈ ایر اسلامیہ کالج لاہور کی خواہش کے مطابق ان کے مندرجہ ذیل الفاظ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھے اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب انکی استقامت کے لئے دعا فرماویں ۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سیدی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں نے آپ کی بیعت کی تھی۔ لیکن اس ہوا سے جو کہ لاہور میں چل رہی ہے۔ متاثر ہو کر اور اپنی بدظنی کی وجہ سے سرکش ہو گیا۔ لیکن بہت دعائیں کیں۔ جن کا یہ نتیجہ ہے کہ میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے بیعت کا خط لکھتا ہوں حضور میری بیعت منظور فرماویں ٭ تابعدار احقر احمد الدین - لاہور

۴۔ یا کوئی عمل صالح بھی نہ ہو اور ایمان بالیوم آلآخر بھی نہ ہو۔

دعوت الی الخیر

بنگال میں تبلیغ احمدیت

ایک مجبوری کی وجہ سے ہم مسٹر مبارک علی صاحب بی۔اے اور فاضل اجل حافظ روشن علی صاحب (جو بنگال میں تبلیغ احمدیت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اور جنھیں خدا کے فضل سے اچھی کامیابی ہو رہی ہے) کے حالات سے ناظرین الفضل کو ساتھ کے ساتھ مطلع نہیں کر سکے۔ لیکن انشاء اللہ اب ارادہ کیا گیا ہے کہ ان کے حالات کو شروع سے درج اخبار کیا جائے۔ جواب بھی خالی از دلچسپی نہیں ہیں وباللہ التوفیق۔

مسٹر مبارک علی صاحب اور حافظ روشن علی صاحب نے کلکتہ پہنچ کر پنڈت شو ناتھ صاحب شاستری سے جو کہ برہمو سماج کا لیڈر ہے۔ ملاقات کی۔ اور حافظ صاحب نے ایک مفصل گفتگو اس کے ساتھ کی۔ جو پیشتر اخبار میں شائع کی جا چکی ہے احمدی احباب کو بھی حافظ صاحب نے اپنا نصیحت آموز وعظ سُنایا۔ اور انہیں ان کے فرائض دینی سے اچھی طرح آگاہ کیا۔ مسٹر مبارک علی صاحب "اخبار محمدی" اور اخبار "مسلمان" جو کہ انگریزی میں نکلتے ہیں۔ اور جن کی بنگال میں اچھی اشاعت ہے کے ایڈیٹروں سے ملنے کے لئے گئے۔ اخبار محمدی کے ایڈیٹر صاحب نے ایک چھوٹی سی لائبریری بنائی ہوئی ہے۔ جس میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتابیں اور ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی کے تمام پرچے مہیا کئے ہوئے ہیں۔ مسٹر مبارک علی صاحب ایڈیٹر صاحب "محمدی" کے دفتر میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس سے نہ ملے۔ لیکن اس کی لائبریری میں انہیں ایک جنٹلمین کو جو کہ عربی۔ فارسی۔ اردو اور انگریزی جانتا تھا۔ سلسلہ کی تبلیغ ... کا موقع مل گیا۔ یہ آدمی سلسلہ احمدیہ سے دیرینہ واقف تھا۔ اس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور نبوت کے متعلق سوالات پوچھے۔ جن کے اسے مشرح اور بسیط جواب دیئے گئے۔ اور وہ جواب سُن کر مطمئن ہو گیا۔ اور دوبارہ ملنے کے لئے اس نے درخواست کی۔ اور کہا کہ میں آپکے ساتھ ایڈیٹر صاحب محمدی کے پاس چلوں گا۔ اس کے بعد مسٹر مبارک علی صاحب ایڈیٹر "مسلمان" کے پاس گئے۔ یہ ان کا دیرینہ واقف اور دوست بھی ہے یہ بھی سلسلہ احمدیہ سے کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ آجکل کے مسلمانوں نے غلط فہمی سے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت اور ترقی پالیٹکس میں ترقی کرنے سے ہوگی۔ یہی اس کے بھی خیالات ہیں۔ مسٹر مبارک علی صاحب نے اس کو بتایا۔ کہ اسلام کی بنیاد ایمان۔ تقویٰ اور طہارت پر ہے نہ کہ حکومت۔ دولت۔ مال و اموال پر۔ اسلام حکومت کے ذریعے نہ پہلے پھیلا ہے۔ اور نہ اب پھیل سکتا ہے۔ اگر اسلام کی ابتدا پر غور کیا جائے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی ترقی حاملین اسلام کے زہد۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور یہ باتیں ان لوگوں میں ایک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر پیدا کی تھیں وہ زمانہ کی بدترین برائیوں میں مبتلا تھے۔ لیکن ایک نبی نے ان سے ان کو پاک کر دیا اور ان کی عملی حالت کو ایسا عمدہ بنا دیا کہ دنیا ان کو دیکھ دیکھ کر ہی اسلام کی حلقہ بگوش ہوتی جاتی تھی۔ اس زمانہ میں بھی مسلمان کہلانے والوں کی جو حالت ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایمان کی۔ زہد کی۔ تقویٰ اور طہارت کی۔ عملی نمونہ کی ان میں بہت بڑی کمی ہے۔ اور یہ کمی تجارت میں ترقی کرنے سیاسی خیالات کا دلدادہ ہونے اور دولت جمع کرنے سے ہرگز پوری نہیں ہو سکتی۔ اس کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے کسی برگزیدہ کی ضرورت ہے جو اپنے عمل اور نمونہ اور قدسی کشش سے مسلمانوں میں یہ سب صفتیں پیدا کر دے۔ کیا آج اسلام جبکہ مسلمانوں ہی کے ہاتھوں نالاں ہے۔ اس بات کا خواہاں نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی خبر لے اور اپنی مخلوقات کو صراط مستقیم دکھائے۔ دنیا کی حالت پکار پکار کر ایک خدا تعالیٰ کے مرسل کو بلا رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے بھی اپنے فضل اور کرم سے دنیا میں ایک برگزیدہ کو بھیجدیا ہے جو کہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد ہے جب لوگوں کی حالت ایک مصلح کی مقتضی ہے۔ اور ایک انسان بھی ایسا ہے جسمیں وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں جو ماموروں میں ہوتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ لوگ اس کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کر کے اپنے حالات کو بہتر نہ بنائیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرینگے تو کبھی وہ انعامات کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ جو خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا فرمایا کرتا ہے۔ اور جن کا وعدہ مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ہے۔ پھر دوسرے دن حافظ صاحب اور مسٹر مبارک علی صاحب ایڈیٹر محمدی کے پاس گئے۔ حافظ صاحب نے اس کے سامنے ایک بہت عمدہ اور طویل تقریر کی اور بتلایا کہ مسلمان اس وقت تک کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کسی نبی کے ذریعہ ان کی مدد نہ کرے۔ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ جو کہ اس زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی حالت بہت کمزور ہو جائیگی۔ ان میں آکر اسلام کا بول بالا کرے گا۔ اور مسلمانوں کی حالت کو درست کریگا۔ اب ہمارے اور آپکے درمیان یہ فرق ہے کہ آپ ابھی تک اس نبی کے انتظار میں ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ آچکا ہے اور ہم نے اس کو خدا کے فضل سے مان بھی لیا ہے۔ اور اب اسی کے ذریعہ سے اسلام کی صداقت دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور آئندہ بھی پھیلیگی۔ اور اس سے علیحدہ ہو کر ممکن نہیں۔ کہ اسلام پھیل سکے۔ اس مسئلہ کے متعلق ایڈیٹر صاحب مسلمان کو حافظ صاحب نے فرمایا کہ آپ اس پر اچھی طرح مزید غور فرما دیں۔ اُمید ہے کہ آپ بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے جس پر ہم آپ سے بہت پہلے پہنچ چکے ہیں۔ یہ ایڈیٹر صاحب اگرچہ مولوی ہیں۔ لیکن وفات مسیح کے قائل ہیں اور مسیح کی وفات ماننے والوں کی نسبت اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں ؎

فہرست نو مبائعین

میاں محمد شریف صاحب چک ۲۳۴ ضلع لائل پور
" غلام محمد صاحب " " "
" الہ دین صاحب " " "
" محمد فضل دین صاحب " " "
مسماۃ مہتاب بی بی صاحبہ " " "
" فاطمہ بی بی " " " "
ماسٹر گل محمد صاحب معرفت مولوی کرم داد صاحب دوالمیال
سید محمد علی صاحب " " "
حکیم معصوم علی صاحب اٹرہ - حکیم حشمت علی صاحب اٹرہ
" شیر محمد صاحب " " مختار علی صاحب "
میاں ولی محمد صاحب لودیانہ - خیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
بابو عبد الرشید صاحب مقام پوردہ ؎

احمدی قوم کی توجہ کے قابل

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ پیغام صلح میں تمام احمدی مبائعین کو مدعو کیا گیا ہے۔ کہ وہ پہلے لاہور کے جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ ایک نیا طریق فتنہ ڈالنے کا تجویز کیا گیا ہے پہلے تو سلسلہ احمدیہ کے مرکزی مقام دارالامان کو نہ صرف ترک کیا۔ بلکہ ہر طرح سے لوگوں کو یہاں چندے بھیجنے اور تعلق رکھنے سے روکنے کی سرتوڑ کوشش کی اور اس پر بھی بس نہ کی۔ بلکہ اپنی وصیتیں بھی واپس کرنے لگ گئے اور بالمقابل ایک اور مقبرہ بنانے کی تجویز کر لی۔ اور اب اس پاک سلسلہ کو منتشر کرنے اور دارالامان کی طرف سے لوگوں کو پھیرنے اور مرکز سے علیحدہ کرنے کیلئے یہ تجویز کیگئی ہے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم۔ اس لئے جماعت کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ مبائعین میں سے کوئی صاحب لاہور نہ ٹھہریں بلکہ براہ راست قادیان تشریف لاویں۔ جیسا کہ اعلان کیا گیا ہے۔ جلسہ کی کارروائی انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ دسمبر ۱۴ء کو نماز جمعہ کے ساتھ شروع ہو گی۔ تمام بھائیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کے مطابق تاکید کر دیں کہ وہ براہ راست قادیان تشریف لاویں۔ کل جماعت کو جمع کر کے تاکید کر دیجاوے والسلام

شیر علی۔ بی۔ اے

(سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ جلسہ قادیان

تمام احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سالانہ جلسہ کی کارروائی ۲۵۔ دسمبر کو بعد از نماز جمعہ شروع ہو جائے گی۔ اور ۲۹ر دسمبر کی ظہر تک انشاء اللہ رہیگی۔ احباب کو خطبہ جمعہ میں شامل ہونے کے لئے ۲۵۔ دسمبر کو یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔

مستورات کے لئے وعظ

مستورات کے لئے الگ انتظام کیا گیا ہے۔ ان کیلئے ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ دسمبر کو لیکچر ہوں گے۔ عورتوں کو مستفیض ہونے کیلئے عمدہ موقعہ ہے۔

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا عارفانہ کلام ہے۔ سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ کر اثر رکھتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں۔ ان میں جو رقت و سوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹ میں نہیں اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی الفت و محبت میں لکھے جاویں ان کا اثر جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین ایک نسخہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی سب کچھ عمدہ ہے (قیمت صرف ۴/)

درس قرآن شریف کے نوٹ حضرت مولانا نورالدین خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ آپ کو چار روپے میں دفتر الفضل سے مل سکتے ہیں۔ حجم ۲۰۴ صفحے

اطلاع: پچھلے تین نمبروں میں درس قرآن شریف نہیں چھپ سکا (۲) جن احباب نے ایام جلسہ میں اپنا پرچہ قادیان میں لینا ہو۔ وہ اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا پرچہ باہر نہ بھیجا جائے۔

(خاکسار۔ مینیجر)